رسول اللّٰہؐ نے ارشاد فرمایا:

میں حکمت و دانائی کا گھر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں!

(صحیح الترمذی، مصر ایڈیشن، کتاب المناقب، ج ۵، ص ٦۳٧، حدیث ۳٧۲۳)

نقطوں سے عاری ایک خطبہ!

حضرت علی ابن ابی‌طالبؑ کا وسیع علم،حکمت و دانش اور فصاحت و بلاغت مسلمانوں کے تمام مکاتبِ فکر میں مشہور و معروف ہے. مختلف علوم پر آپ کے کامل عبور اور خداداد دسترس کی ایک مثال یہ فی البدیہہ خطبہ ہے جو (عربی رسم الخط میں اپنی تحریری صورت میں کسی بھی نقطے کے وجود سے مکمل طور سے عاری ہے!!

اس خطبے کی ایسی کیا امتیازی خصوصیت ہے؟

جو افراد عربی زبان سے واقف ہیں یا کم از کم قرآنی تحریر کو پڑھ سکتے ہیں ، وہ اس بات کی تائید کریں گے کہ عربی حروف تحجی کے بعض حروف اپنے متعلقہ نقاط پر مشتمل ہوتے ہیں. یہ حروف ہمیشہ تحریری و تقریری عربی بیان میں استعمال ہوتے ہیں، اور یہ درج ذیل ہیں.

ش ب ت ن ض ث ق ف غ خ ج ز ظ ذ ي

ان میں سے کسی بھی حرف کو استعمال کئے بغیر ایک مکمل پرمعنی تحریری دستاویز تخلیق کرنا ایک محال امر ہے. اسی بناء پر حضرت علیؑ کا ایسا خطبہ فی‌البدیہہ بیان کرنا (جیسا کہ آپؑ کا انداز تھا تمام خطبات کو فی البدیہہ بیان کرنا)، یقیناً ایک حیرت انگیز امر ہے!

(نوٹ: ایک حرف 'ت' مربوطہ عربی تحریر کے ابتدائی دور میں بغیر نقاط کے لکھا جاتا تھا)

کیا ایسے اورخطبات بھی موجود ہیں؟

حضرت علیؑ نے ایک بار ایسا ہی قابل تحسین خطبہ بیان کیا جو کہ حرف 'الف' کے بغیرتھا!! عربی حروف تحجی کا یہ حرف بلاشک و شبہ سب سے زیادہ استعمال ہونے والاحرف ہے. نقاط کے بغیر چند مفہوم آمیز الفاظ تحریرکرنا ہی بہت مشکل کام ہوتا ہے چہ‌جائیکہ ایک ایسا خطبہ بیان کیا جائے جو کہ علم و دانش سے بھرپور ہو اور جو اس خطبے سے کئی درجے زیادہ طویل ہو، اور جس میں حرف 'الف' ایک دفعہ بھی استعمال نہ ہو!!

- محمد بن مسلم الشافعی ، کفایت الطالب، ص، ۲۴۸
- ابن ابی الحدید معتزلی، شرح نہج البلاغہ، جلد ۱۹، ص. ۱۴۰

حضرت علیؑ نے یہ کارنامہ کیسے انجام دیا؟

حضرت علیؑ کے وسیع علم و فصاحت اور پرتاثیر بلاغت کا منبع ہے آپؑ کی رسول اللّٰہؐ کے ساتھ گہری اور طویل رفاقت! پیغمبرؐ حاملِ وحی الٰہی اور تمام علوم اور حکمت کا سرچشمہ تھے اور حضرت علیؑ کے لئے افضل ترین معلّم و مدرّس تھے.

پیغمبرِ اسلامؐ کی تعلیمات اور حضرت علیؑ کی وضاحت کردہ تفاہیم
کی روشنی میں حقیقی مذہبِ اسلام کے بارے میں مزید آگاہی حاصل کرنے کے لئے دیکھئے:

http://al-islam.org/faq/

الخطبة العارية عن النقطة للإمام علي (عليه السلام)

الحمد لله الملك المحمود والمالك الودود مصور كل مولود مآل كل مطرّوَ ساطح المهاد وموطد الأوطاد ومرسل الأمطار ومسهل الأوطار عالم الأسرار ومدركها ومدمر الأملاك ومهلكها ومكور الدهور ومكررها ومورد الأمور ومصدرها عم سماحه وكمل ركامه وهمل وطاوع السؤال والأمل أوسع الرمل وأرمل أحمده حمدا ممدودا وأوحده كما وحد الأواه و هو الله لا إله للأمم سواه ولا صادع لما عد له وسواه أرسل محمدا علما للاسلام وإماما للحكام ومسددا للرعاء ومعطل أحكام ود وسواع أعلم وعلم وحكم وأحكم أصل الأصول ومهد وأكد الموعود وأوعد أوصل الله له الأكرام وأودع روحه السلام ورحم آله وأهله الكرام ما لمع رائل وملع دال وطلع هلال وسمع اهلال.

اعملوا رعاكم الله اصلح الأعمال واسلكوا مسالك الحلال واطرحوا الحرم ودعوه واسمعوا أمر الله وعوه وصلوا الأرحام وراعوها وعاصوا الأهواء واردعوها وصاهروا أهل الصلاح والورع وصارموا رهط اللهو والطمع ومصاهركم أطهر الأحرار مولدا وأسراهم سؤددا وأحلاهم موردا وها هو أمكم وحل حرمكم مملكا عروسكم المكرمه وماهر لها كما مهر رسول الله أم سلمه وهو أكرم صهر أودع الأولاد وملك ما أراد وماسها مملكه ولا وهم ولا وكس ملاحمه ولا وصم اسأل الله لكم احماد وصاله ودوام اسعاده وألهم كلا اصلاح حاله والاعداد لمآله ومعاده وله الحمد السرمد والمدح لرسوله أحمد (ص).

"تمام تعریف اللّٰہ ہی کے لئے زیبا ہے، جو مالکِ محمود، شفیق پروردگار، ہر مولود کی صورت کو تخلیق کرنے والا، تمام مظلومین کی پناہ گاہ، فرشِ زمین کو بچھانے والا، پہاڑوں کو (زمین پر) مضبوطی سے قائم کرنے والا، بارش برسانے والا، حاجات برلانے والا، تمام اسرار و رموزکی معرفت اور علم رکھنے والا، سلطنتوں کو زوال دینے والا، اموال کو تباہ کرنے والا، نئے ادوار کو لانے والا، اوقات کی تجدید کرنے والا، اور ہر شئے کا مصدر اور منزل ہے! اس کی فیاضی و کرم ہر طرف حاوی ہے اور تہہ در تہہ ابرِ کرم اور (اس کی طرف سے) نزولِ بارانِ رحمت کافی ہے. وہ مضطر و امیدوار کی سنتا ہے اور کثرت سے بخش دیتا ہے. میں اس (سزاوارِ حمد و توصیف) کی بے پناہ تعریف کرتا ہوں. اس کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہوں جیسا کہ اس (واحد و یکتا) کی طرف رخ کرنے والے کرتے ہیں . وہ اللّٰہ ہے جس کے سوا انسانیت کا کوئی معبود نہیں. کوئی تغیر نہیں لاحق ہو سکتا اس کو، جس کو اللّٰہ نے مضبوطی سے قائم فرمایا ہے. اس نے محمدؐ کو اسلام کا علمبردار، حکمرانوں کا امام، اور ان کے ظلم و جبر کو روکنے والا، اور 'ود' اور 'سواع' (دو بتوں) کا تسلط و اختیار معطل کرنے والا بنا کر بھیجا. آپؐ نے علم و تربیت دی، اور تکمیل تک پہنچایا. آپؐ نے اصول و قواعد کی بنیاد ڈالی اور ان کو قائم کیا. آپؐ نے اس روز (قیامت) کے بارےمیں تنبیہہ کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے. اللّٰہ نے عزت و اکرام آپؐ کے ساتھ متصل کردیا اور آپؐ کی روح کو تسکین بخشی. اللّٰہ کا رحم (اور سلام) ہوتا رہے آپؐ کی عترت پر اور آپؐ کے سزاوارِ تکریم اہل وعیال پر، جب تک راہنما ستاروں کی جگمگاہٹ باقی ہے، جب تک ماہتاب کا طلوع ہونا باقی ہے، اور جب تک صدائے کلمۂ وحدانیت (لاالٰہ الا اللّٰہ) کی گونج باقی ہے! اللّٰہ تمھیں اپنی حفظ و امان میں رکھے! اعمالِ صالح بجالانے کی کوشش کرو، حلال کی طرف جانے والی راہ سے منسلک رہو، اور ناجائز و حرام سے دور رہو. امرِ الٰہی کی طرف متوجہ رہو اقرباء سے تعلقات برقرار رکھو اور ان کو فروغ دو. خواہشاتِ نفسانی کو کچل دو اور ان سے اجتناب برتو. صالحین و متقین سے تمسک اختیار کرو، محفلِ لہو و لعب اور طمع کی صحبت کو ترک کردو. تمھارا دولھا آزاد بندوں میں حسب و نسب کے اعتبار سے بہترین، سخی و غنی، شریف و باعزت اور اعلی شجرہ والا ہے. اس نے تمھاری طرف پیشقدمی کی اور تمھارے والی اور اقرباء کی اجازت سے تم جیسی نیک منکوحہ کو بحیثیت زوجہ اپنایا، اور مہر پیش کیاجیسے رسولِ خداؐ نے بی‌بی ام سلمہؓ کو (بوقت عقد) پیش کیاتھا. یقینا آپؐ نیک ترین و پسندیدہ داماد تھے. اپنی آل کے لئے شفیق تر تھے اور ان کا عقد اپنی پسند کے مطابق طے کیا. اپنی زوجہ کے انتخاب میں نہ تو آپؐ الجھن کا شکار ہوئے اور نہ کسی وہم و سہو کا. میں اللّٰہ کی بارگاہ میں تمھارے واسطے عرض کرتا ہوں، کہ اس سے منسلک رہنے کی دائمی نیکی و سعادت عطا ہو، اور اس کی نعمتوں کا مستقل نزول جاری رہے، اور وہ ہم سب کو اپنے رحم و کرم کی بدولت توفیق دے کہ اپنی حالت کی‌اصلاح کریں اور آخرت میں اپنے انجام کی طرف سے ہوشیار و تیار رہیں. تمام حمد و شکر تا ابد صرف اللّٰہ کے لئے ہے اور مدح اس کے رسول احمدؐ کے لئے."

بظاہر یہ خطبہ حضرت علیؑ نے کسی کی تقریب نکاح کے موقعے پر بیان فرمایا اور ممکن ہے کہ یہ آپ کے اپنے نکاح کی تقریب ہو. اسے متعدد علماء نے روایت کیا ہے، جیسے:

- محمد رضا الحکیمی، سلونی قبل ان تفقذونی، ج ۲، ص ۳ - ۴۴۲
- سید الموسوی، القطرہ من بحار مناقب آل نبیؐ و العترة، ج ۲، ص ۱۶۹
- حسن الضلفی، فضائل آل الرّسولؐ، ص ٦.